

حضرت خدیجہ(س) کا اسلام کی دفاع میں رسول(س) کی مدد

<?xml encoding="UTF-8">

ام المؤمنین حضرت خدیجہ نے اسلام کے فروغ میں پیغمبر اسلام (ص) کا بھرپور ساتھ دیا
ملیكة العرب ام المؤمنین حضرت خدیجة الكبرى سلام الله علیہا نے نہ صرف اپنے مال بلکہ اپنی جان ، اپنی تمام
تر صلاحیتوں ، توانائیوں اور صبر و استقامت کے ساتھ اسلام کے فروغ میں پیغمبر اسلام (ص) کا بھرپور تعاون
کیا۔

نے تاریخ اسلام کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ ملیكة العرب ام المؤمنین حضرت خدیجة الكبرى سلام الله علیہا
نے نہ صرف اپنے مال بلکہ اپنی جان ، اپنی تمام تر صلاحیتوں ، توانائیوں اور صبر و استقامت کے ساتھ اسلام کے
فروغ میں پیغمبر اسلام (ص) کا بھرپور تعاون کیا۔ حضرت خدیجہ سلام الله علیہا پیغمبر اسلام پر ایمان لانے
والی پہلی خاتون ہیں۔ حضرت خدیجہ تحریک اسلام میں صفحہ اول پر رہیں اور یہی وجہ تھی کہ رسول اکرم
ص نے سب سے پہلے ایمان لانے والے امیر المومنین علیہ السلام اور حضرت خدیجہ (س) سے اسلام کے
عنوان سے بیعت لی اور پورا دین ان دونوں ہستیوں کو سکھایا حضرت خدیجہ (س) سے فرمایا کہ کیا آپ کو
میری بات سمجھ میں آگئی ہے؟ حضرت خدیجہ نے فرمایا مجھے آپ کی بات سمجھ میں آگئی ہے اور میں آپ
کی تصدیق کرتی ہوں آپ کی بیعت کرتی ہوں اور آپ کے سامنے تسلیم ہوں، راضی ہوں، آنحضور نے پھر فرمایا کہ
اے خدیجہ سلام الله علیہا یہ علی مرتضیٰ (ع) ہیں اور آپ کے امام ہیں اور میرے بعد امت کے اور لوگوں کے اور
مومنین کے امام ہیں۔ حضرت خدیجہ سلام الله علیہا نے فرمایا میں آپ کے اس جملے کی بھی تصدیق کرتی ہوں
اور اپنے امام کے عنوان سے علی مرتضیٰ علیہ السلام کی بیعت کرتی ہوں۔

رسول اکرم صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کون ہے جو حضرت خدیجہ (س) کا مثل ہو۔ حضرت
خدیجہ (س) وہ ہستی ہیں جنہوں نے سب سے پہلے میری تصدیق کی جب لوگ میری تکذیب اور میرا انکار کر
رہے تھے۔ اور انہوں نے اپنے مال کے ذریعہ سے میری مدد کی اور انہوں نے دین میں میری نصرت کی۔
حضرت خدیجة الكبرى سلام الله علیہا کی سیرت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ جب آپ نے رسول اکرم سے شادی
کی اور وہاں کی عیب جو خواتین آئیں اور آپ کو کہنے لگیں معاذ اللہ معاذ اللہ آپ نے ذلت کو گلے لگایا ہے
حضرت خدیجہ سلام الله علیہا نے فرمایا محمد (ص) وہ ہیں جن کو میں نے قول اور فعل میں امین پایا، سچا
پایا اور اپنے خاندان میں کریم اور شرافتمند پایا۔ آپ نے ان خواتین کو مخاطب کیا کہ محمد (ص) جیسا صادق و
امین شخص اگر اس پورے عرب معاشرے میں ہے تو مجھے دکھائیں اور وہ خواتین لاجواب ہوئیں اور وہاں سے
مایوسی کی حالت میں چلی گئیں۔

حضرت خدیجہ (س) نے اپنی بصیرت کا اظہار کیا اور آپ نے رسول اکرم (ص) سے شادی کا جو فیصلہ کیا ہے
وہ خالصتاً دینی و الہی اقدار کے مطابق تھا۔

حضرت خدیجہ کبری سلام الله علیہا کی وصیتیں:

جب آپ کی بیماری سنجیدہ حالت اختیار کر گئی تو آپ نے رسول الله سے فرمایا:

”یا رسول الله! اِسْمَعْ وصایا“

”اے رسول خدا ! ”میری وصیتوں کو سن لیجئے!“

"أولاً، فإنني قاصرةٌ في حقك، فاعفُني -

یا رسول اللہ: پہلی بات یہ کہ میں آپ کا حق ادا کرنے میں قاصر رہی ہوں؛ آپ سے درخواست ہے کہ مجھے معاف فرمائیں!۔۔

رسول خدا نے فرمایا:

«حاشا و کلا، ما رأيتُ منكِ تقصيرا فقد بلغتِ جهدک و تعبتِ في ولدی غايةَ التعبِ، و لقد بذلتِ أموالک و صرفتِ في سبيل اللہ مالکِ

ہرگز ایسا نہیں ہے،، نہ صرف یہ کہ میں نے آپ سے تمام رفاقت ازدواجی میں معمولی سے بھی کوتاہی و غلطی نہیں دیکھی بلکہ آپ نے بچوں کی تربیت و دیکھ بھال میں اپنی پوری کوشش کی ہے، اس راہ میں سختیوں کو تحمل کیا ہے اور آپ کے پاس جو بھی مال تھا آپ نے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا۔»
حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

«یا رسول اللہ! الوصیۃ الثانیۃ؛ أوصیک بهذه- أشارت إلی فاطمة علیہا السلام- فإنها یتیمۃٌ غریبۃٌ من بعدی فلا یؤذینہا أحدٌ من نساءِ قریش و لا یلطمن خدَّها و لا یصحن فی وجَّہها و لا یرینہا مکروها

اور حضرت فاطمہ کی طرف اشارہ کر کے اپنی دوسری وصیت اس طرح بیان کی کہ میری بیٹی فاطمہ میری وفات کے بعد یتیم، تنہا و راکلی ہو جائے گی، اس کا خیال رکھئے گا کہ قریش کی عورتوں میں سے کوئی اسے تنگ نہ کرے، اسے تکلیف نہ دے اس پر ہاتھ نہ اٹھائے کوئی اس کے سامنے آواز بلند نہ کرے (چیخے چلائے نہیں) اور کوئی ایسا کام نہ کرے کہ جس سے فاطمہ ناراض ہو! «

"و أما الوصیۃ الثالثۃ، فإنی أقولہا لابنتی فاطمة علیہا السلام و ہی تقول لک، فإنی مستحیۃٌ منک یا رسول اللہ"
حضرت خدیجہ نے اپنی تیسری وصیت کے بارے میں کہا کہ میں اسے اپنی نور نظر فاطمہ علیہا السلام سے کہوں گی اور وہ آپ سے کہہ دے گی، اس لئے کہ مجھے آپ سے براہ راست کہتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے۔»
فقام النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و خرج من الحجرۃ، فدعت بفاطمۃ علیہا السلام و قالت :
یہ سننے کے بعد رسول خدا (ص) کھڑے ہو گئے اور حجرے سے باہر تشریف لے گئے۔

جناب خدیجہ کبریٰ سلام اللہ علیہا نے حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام کو اپنے نزدیک بلایا و کہا:

"یا حبیبتی! و قرۃ عینی، قولی لأبیک: إن أُمی تقول: إنی خائفۃ من القبر، أريد منک رداءک الذی تلبسہ حین نزول الوحی؛ تکفنی فیہ"

"اے میری نور نظر بیٹی! اور اے میرے قلب کی خوشی و راحت کے سامان! اپنے بابا سے کہو کہ میری ماں یہ کہہ رہی ہے: مجھے قبر سے خوف محسوس ہوتا ہے میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ مجھے اس عبا کا کفن دیجئے گا کہ جس میں آپ پر وحی نازل ہوئی تھی۔"

حضرت فاطمہ علیہا السلام فوراً حجرے سے باہر تشریف لے گئیں اور اپنی والدہ حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا کا پیغام رسول خدا (ص) تک پہنچا دیا۔

حضرت رسول اللہ فوراً اٹھے اور آپ نے اپنی عبائے مبارک حضرت فاطمہ علیہا السلام کو دے دی۔ جب حضرت زہرا علیہا السلام رسول اللہ (ص) کی وہ عبا حضرت خدیجہ علیہا السلام کو دی تو وہ بہت زیادہ خوش ہوئیں!۔
جب حضرت خدیجہ علیہا السلام کی رحلت ہو گئی تو رسول خدا (ص) نے خود بنفس نفیس آپ کو غسل دیا اور حنوط کیا۔ جب کفنانے کا وقت آیا تو حضرت جبرئیل امینؑ نازل ہوئے اور عرض کیا:

"یا رسول اللہ (ص)! خداوند نے آپ کو ہدیہ سلام دیا ہے اور نہایت خاص صورت میں تحیت و اکرام کیا ہے اور آپ

سے فرماتا ہے:

"إِن كفن خديجة من عندنا، فإنها بذلت مالها في سبيلنا:

آپ کی شریکہ حیات خدیجہ کا کفن ہمارے ذمہ ہے اس لئے کہ اس نے اپنی تمام تر ثروت کو ہماری راہ میں لٹا دیا"

اس کے بعد حضرت جبرئیل امین نے رسول اکرم (ص) کو کفن دیا:

"يا رسول الله! هذا كفن خديجة و هو من أكفان الجنة، أهداه الله إليها"

"اے رسول خدا!

یہ کفن خدیجہ ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے جنتی کپڑوں سے تیار کر کے انہیں ہدیہ کیا ہے!"
حضرت رسول خدا (ص) نے پہلے اپنی شریکہ حیات کو اپنی عبا کا کفن دیا اور اس کے بعد جنتی کپڑوں سے تیار کردہ کفن آپ کو دیا اور اس طرح حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا دو کفنوں کے ساتھ سپرد خاک کی گئیں؛ انہیں ایک کفن اللہ تعالیٰ کی طرف ملا اور دوسرا کفن رسول خدا (ص) نے عطا کیا!۔

شجرہ طوبی، الشیخ محمد مہدی الحائری، ج ۲، ص ۲۳۴

ابن حجر الاصابہ، ج ۴، ص ۲۷۵

شرہانی، حیاة السيدة خديجة، ص ۲۸۲

محلاتی، ریاحین الشریعہ، ج ۲، ص ۴۱۲